رمضان کے روزے رکھنے میں کوئي حرج نہیں

زشتہ رمضان کے بہت سارے روزے تھے ، الحمدللہ
کھے اور صرف سات باقی بچے جن میں سے تین تو نصف
س قبل باقی بھی مکمل کرنا چاہتی ہوں
نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے جائز نہیں صرف
آپ معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو
کیا میں اپنے باقیماندہ روزے بھی کرلوں کہ
ن ایام کے روزوں کا حکم کیا ہے آیا مجھے اس کی
کرنا ہوگي کہ نہیں؟

اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ
ت فرمایا:
کھو (سنن ابوداود حدیث نمبر (3237) سنن ترمذی
دیث نمبر (1651) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی
ذی میں صحیح قرار دیا
ندرجہ ذیل مستثنی ہیں:
ثلا کوئي شخص پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا
بھی روزہ رکھے گا ، اس کی دلیل نبی مکرم صلی
اللہ
مندرجہ ذیل فرمان :
نہ رکھو لیکن جو شخص روزہ رکھتا ہو وہ رکھ لے
نمبر (1914) صحیح مسلم حدیث نمبر (1082)
رکھنے شروع کردیے اور نصف شعبان سے پہلے کو
ئے گا اس کی دلیل عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا
میں وہ بیان کرتی ہیں کہ :
سارا شعبان ہی روزہ رکھتے تھے صرف تھوڑ
ی روزہ رکھتے تھے (صحیح بخاری حدیث نمبر (1970
مسلم حدیث نمبر (1156)
اللہ تعالی کہتے ہیں:
را شعبان ہی روزہ رکھتے تھے صرف تھوڑے ایام
ت تھے (دوسرا جملہ پہلے کی تفسیر ہے اور ان
مہینہ کا اکثر اھ ۔
کھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے لیکن اس کے لیے
کو دوسرے نصف سے ملائے

یں روز رکھن والا بھی مستثنی وگا
اپنی کتاب المجموع میں ک ت یں:
مضان ک یوم الشک کا روز رکھنا جائز ن یں
ر کا روز رکھا جائ تو جائز وگا، اس لی
تو فرضی روز رکھنا بالاولی جائز وگا

مضان ک روز کی قضاء باقی و تو اس پر ی روز
ک اس کی قضاء ک لی وقت تنگ اھ ـ
لمجموع للنووی (6 / 399)
لع ابر آلود ون کی بنا پر چاند ن دیکھا
اردیا جائ گا، اس لی ک ی مشکوک ک آیا
ن یا ک رمضان کا پ لا دن
کا خلاص ی ک:
رکھن میں کوئي حرج ن یں، اور ایسا کرنا نبی
یں روز رکھن والی نی میں شامل ن یں وتا

روز صحیح یں اور آپ باقی روز بھی رمضان س
ی مکمل کرلیں
ل اعلم .